149174- رمضان المبارک میں دن کے وقت غیر مسلم ملازمین کو کھانا پیش کرنا

سوال

ایک شخص کی زمینیں ہیں اوراس کے پاس غیر مسلم ملازمین ہیں، انہوں نے رمضان المبارک میں دن کے وقت کھانا لانے کا مطالبہ کیا ہے، وگرنہ کام نہیں کرینگے، اور بالفعل اس شخص نے انہیں رمضان میں دن کے وقت کھانا لاکر دیا، برائے مہربانی آپ کی اس عمل کے بارہ کیا رائے ہے ؟

پسندیدہ جواب

مسلمان شخص کے لیے غیر مسلم ملازمین
لانا مناسب نہیں ہے، اوراسے ایسا نہیں کرنا چاہیے، بلکہ اسے چاہیے کہ وہ غیر مسلم
ملازمین کومت لائے؛ کیونکہ غیر مسلم کولانا انسان کے لیے نقصاندہ ہوسکتا ہے، یہ
اس کی جان کے لیے بھی اوراس کے عقیدہ اوراخلاق کے لیے بھی نقصاندہ ہے.

اور پھر اس کی اولاداور گھر والوں
کے لیے بھی نقصاندہ ہے اورخاص کرگھریلوملازمات اورخادم غیر مسلم ہوں تو یہ شدید
خطرناک ہیں.

لہذا کام کاج کے لیے یا پھر گھر میں
بچوں کی تربیت اور کام کے لیے صرف مسلمان ملازمات ہی رکھنے چاہییں، اوراسی طرح مرد
بھی غیر مسلم مت لائیں، بلکہ مسلمان ملازمین ہی طلب کیے جائیں ناکہ غیر مسلم کیونکہ
غیر مسلم بہت نقصاندہ ہیں.

اوراس لیے بھی کہ ان کا عقیداور
اخلاق مسلمان کے عقیدہ اوراخلاق سے علیحدہ ہے، لہذاان کے شر وبرائی سے بچتے ہوئے
اپنے ملک میں غیر مسلم ملازمین کو نہ لایا جائے تاکہ غیر مسلموں کے ساتھ اختلاط نہ
ہو.

اوریہ بھی ہے کہ اس جزیرہ عرب میں
جائز نہیں کہ یہاں دودین ہوں، یہاں صرف ایک ہی دین رہ سکتا ہے، اوریہ خادم اور
ملازمین ہوسکتا ہے اپنے کام کاج کی بنا پر طویل عرصہ رہیں اس لیے جزیرہ عرب میں
غیر مسلمانوں کولانا جائز نہیں؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"یہود و نصاری کو جزیرہ عرب سے نکال
باہر کرو"

اور دوسری روایت میں ہے :

"مشرکوں کو جزیرہ عرب سے نکال دو"

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنی موت کے وقت یہی وصیت فرمائی تھی، اس لیے مسلمان شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ
مسلمان مرد و عورت کے علاوہ کسی اور کو کام کاج کے لیے لائے، اس جزیرہ عرب میں غیر
مسلم کو نہیں لایا جا سکتا...

جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ اس
جزیرہ عرب میں غیر مسلم شخص کو نہیں لایا جا سکتا؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے یہاں سے مشرکوں اور یہود و نصاری کو نکالنے کا حکم دیا ہے، اور اس میں صرف
ایک ہی دین باقی رہے کیونکہ یہ دین اسلام کا منبع ہے.

اور اس لیے بھی کہ اللہ تعالی کے بعد
مسلمانوں کی اس جزیرہ عرب سے امیدیں وابستہ ہیں، وہ اس کی اقتداء کرتے ہیں اس لیے
جب یہاں غیر مسلم لائے جائینگے تو یہ باقی علاقوں کے مسلمانوں کے لیے بھی غیر مسلم
ملازمین لانے کی چابی ہوگی، اور اس طرح غیر مسلموں کے ساتھ اختلاط ہوگا جو سب
مسلمانوں کے لیے نقصاندہ ہے.

رہا مسئلہ انہیں کھانا پیش کرنا اور
لا کر دینے کا تو اس کے بارہ میں گزارش ہے کہ :

اگر وہ غیر مسلم ہیں اور چاہتے ہیں
کہ انہیں رمضان میں کھانا پیش کیا جائے تو مسلمان شخص اس میں ان کا تعاون مت کرے،
اگرچہ کافر روزہ رکھ بھی لیں تو ان کا روزہ صحیح نہیں ہوگا، لیکن وہ شریعت کی
فروعات کے مخاطب ضرور ہیں.

اس لیے جب وہ شریعت کے مخاطب ہیں تو
پھر شریعت مخالف امور میں ان کی معاونت نہیں کی جائیگی، بلکہ انہیں نصیحت کی جائیگی
اور ان کی راہنمائی کی جائیگی ہو سکتا ہے وہ مسلمان ہو جائیں.

اس لیے انہیں اسلام کی دعوت دی جائیگی،
اور انہیں خیر و بھلائی کی دعوت دی جائے ہوسکتا ہے وہ قبول کرلیں تو انہیں بھی
مسلمانوں کی طرح اجرو ثواب حاصل ہو:

فرمان نبوی ہے:

"جس کسی نے بھی کسی خیر و بھلائی کی
طرف دعوت دی تو اسے بھی عمل کرنے والے کے مثل ثواب حاصل ہوگا"

اور فرمان نبوی ہے:

"اگر اللہ تعالی تیری وجہ سے ایک
شخص کو ہدایت دے دے تو یہ تیرے لیے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے"

اس لیے اگر وہ انکار کریں تو پھر وہ
اپنے لیے کھانا خود ہی تیار کریں، اس طرح کے امور میں وہ خود اپنی ضرورت پوری
کرینگے ہوسکتا ہے وہ اس سے متاثر ہو کر ہی مسلمان ہو جائیں وگرنہ ان کے ساتھ
ملازمت کا عقد ختم کر دیا جائے، اللہ تعالی ان سے افضل ملازم دے گا، اس لیے ان کے
ساتھ تساہل مت کیا جائے چاہے وہ ملازمت اور کام ترک کرنے کا مصمم عزم بھی کرلیں،
وہ چھوڑ دیں گے تو اللہ تعالی ان سے بہتر لائیگا۔

اس طرح کے معاملات میں ان کی معاونت
بالکل نہیں کرنی چاہیے، لہذا مسلمان شخص کو رمضان المبارک میں دن کے وقت روزے کی
حالت میں کھانے پینے کے معاملات میں ان کی مدد نہیں کرنی چاہیے چاہے وہ کافر ہوں یا
فاسق قسم کے مسلمان جو روزے رنہیں رکھتے۔

نہ تو رمضان المبارک میں کھانے پینے
کے معاملہ میں ان کی مدد کی جائے، اور نہ ہی اللہ کی حرام کردہ اشیاء میں وہ خود ہی
کریں اور اپنی ضروریات کی اشیاء خود خریدیں" انتہی

فضیلۃ الشیخ عبد العزیز بن باز رحمہ
اللہ۔